فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیگرافک نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۹

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہار شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۷ اخاء ۱۳۴۳ ہش / ۳۰ جمادی الاول ۱۳۸۴ ھ / ۷ اکتوبر ۱۹۶۴ء	نمبر ۲۳۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۶ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر تو حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ مگر شام کے وقت مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب زود نویس کی وفات کی اطلاع ملنے پر بہت بے چینی شروع ہو گئی۔ رات کافی دیر کے بعد دوائی سے نیند آئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

—• ربوہ —— مکرم سیکرٹری صاحب وکیل التبشیر مطلع فرماتے ہیں کہ ڈیٹن مسجد (امریکہ) کی تعمیر میں بعض دقتیں پیش آرہی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام رکاوٹوں کو دور فرمائے۔ نیز الفضل میں امریکہ کی جو تازہ سہ ماہی رپورٹ شائع ہوئی ہے اس میں ایک دوست کے متعلق یہ ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے چالیس ہزار ڈالر چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے وعدے کی اصل رقم چار ہزار ڈالر ہے جس سے ایک ہزار ڈالر نقد ادا کر دیئے گئے ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

—• جنجہ (یوگنڈا مشرقی افریقہ) — مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما امیر جماعت ہائے احمدیہ یوگنڈا مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ یوگنڈا کے ایک مخلص دوست مکرم عبدالغنی صاحب ہمایوں اور ان کے اہل و عیال کار کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ ہمایوں صاحب کی حالت تشویشناک ہے۔ انکی ریڑھ کی ہڈی پر شدید ضرب آئی ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے جسم کا نچلا حصہ بے حس ہو گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

—• ربوہ ۶ اکتوبر۔ مہتمم صاحب اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اعلان ہے کہ بعض ناگزیر حالات کی بناء پر خالد کا خلافت ثانیہ نمبر اس ماہ شائع نہیں ہو سکے گا۔ ستمبر و اکتوبر کا عام شمارہ ۱۰ اکتوبر سے قبل خریداران و ایجنٹ صاحبان کو بھجوا دیا جائے گا۔ یہ شمارہ ۴۸ صفحات پر مشتمل ہوگا۔ بقیہ صفحات خلافت ثانیہ نمبر میں ضم کر دیئے جائیں گے۔ خلافت ثانیہ نمبر کی تاریخ اشاعت کا اعلان بعد میں ہوگا۔ مجالس اور ایجنٹ صاحبان اپنے آرڈر بھجوا دیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعا اپنے اندر زبردست تاثیر رکھتی ہے کوئی مشکل ایسی نہیں جو اس کے ذریعہ سے حل نہ ہو

بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جس کو دعا پر زندہ ایمان حاصل ہے

"قضا و قدر پر تو ہمارا بھی ایمان ہے مگر کوئی یہ تو بتائے کہ خدا تعالیٰ نے وہ فہرست کس کو دی ہے جس سے معلوم ہو جاوے کہ فلاں کام اٹل ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ان اسرار پر کوئی فتح نہیں پا سکتا۔ ظاہر میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کو قبض ہے تو تمبد اور کسٹر آئل جب اس کو دیا جاوے گا تو اسے اسہال آجاویں گے اور قبض کھل جاوے گی۔ کیا یہ اس امر کا بیّن ثبوت نہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک چیز میں تاثیرات رکھی ہوئی ہیں۔ ایسے ہی زمیندار دانے ڈالتا ہے اور پانی دے کر کھیت کی پرورش کرتا ہے تو اس کا کھیت پھلتا پھولتا ہے۔ پس جب تجارب سے ایک بات ثابت ہے تو خواہ نخواہ اس کی بحث میں پڑنا اور ایک کھلی حقیقت سے انکار کرنا نادانی ہے۔ دعا سے انکار کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ جس نقطہ پر دعا اثر کرتی ہے اس سے دور رہ کر لوگ تھک کر دعا چھوڑ دیتے ہیں اور پھر ابتلا میں پڑ کر خود ہی نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ دعاؤں میں کوئی اثر نہیں۔ کیونکہ جب تک کسی شے کی پوری خوراک استعمال نہیں کی جاتی تب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا مثلاً اگر ایک شخص کو ایک روٹی کی بھوک یا ایک پیالہ کی پیاس ہے تو ایک دانہ یا ایک بھورے یا ایک قطرہ یا گھونٹ سے اس کی سیری ہرگز نہ ہوگی بلکہ سیر ہونے کے لئے چاہیئے کہ کافی پانی یا غذا کھائے۔ ایسے ہی جب تک دعا اپنے پورے آداب کے ساتھ نہ کی جاوے اور جس حد تک وہ درجہ استجابت حاصل کرتی ہے اس حد تک نہ پہنچے اور اس میں بے دلی اور گھبراہٹ اور جلد بازی سے احتراز نہ کیا جاوے تب تک اس کا اثر بھی نہیں ہوتا۔ تھک جانا، گھبرانا، جلد بازی کرنا محرومی کی علامت ہے۔ دعا تو ایک ایسی شے ہے کہ کوئی مشکل ایسی نہیں جو کہ اس کے ذریعے سے حل نہ ہو، کوئی غم ایسا نہیں جو دعا سے زائل نہ ہو جائے، کوئی بیماری ایسی نہیں جو اسکے ذریعہ سے دور نہ ہو۔ یہ میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں خیالی بات نہیں ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے اور بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ دنیا کی تنگیاں اور مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہوں اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ آسان کر دیتا ہے۔ دشمنوں کے منصوبوں سے یہ بچا لیتی ہے وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک کر دیتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان بخشتی ہے، گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اسکے ذریعہ سے آتی ہے۔ پس بڑا خوش قسمت وہ انسان ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے۔ انسان ہر وقت ایک سیلاب میں پڑا ہوا ہے۔ سو دعا ہی ایک ایسی شے ہے جو کہ اس کو اس سے نجات دلا سکتی ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

نظر آیا اور میں آنکھ بند کرکے حضور کی دست بوسی کرنے لگا اور جوشِ محبت کے ساتھ میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ حضور اس کے بعد کمال مہربانی اور شفقت سے احوال پُرسی فرماتے رہے...... حضور اقدس و اشرف اندر تشریف لے گئے۔ جونہی میں مولوی حسن علی صاحب سے مخاطب ہوا انہوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ خدا کی قسم یہ وہ مرزا نہیں جن کو کچھ برس پہلے میں نے دیکھا تھا یہ تو کوئی اَور ہی وجود نظر آرہا ہے..... اور اُسی وقت کہدیا کہ بے شک اب یہ وہی نظر آرہے ہیں جس کا ان کو دعویٰ ہے اور مجھے کہا کہ بے شک تم بیعت کرلو......

میری اعتقادی حالت یہ تھی کہ ایک نہیں ہزار دفعہ بھی اسکے خلاف اگر وہ مشورہ دیتے تو میں حلقہ بگوش ہوئے بغیر اس مبارک آستانہ سے جدا نہ ہوتا۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اوّل ص۵)

اس ملاقات کے بعد حضرت مولوی حسن علی صاحب رضؓ نے (جو حضرت سیٹھ صاحب رضؓ کو بیعت کرنے کا مشورہ دینے کے باوجود خود کسی قدر متامل تھے) استخارہ کیا۔ انہیں جواب ملا کہ مولوی نورالدین صاحب کے مشورہ پر عمل کرو۔ دونوں بزرگ حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ ۱۱ر جنوری ۱۸۹۴ء کی تاریخ اور بدھ کا دن تھا۔ حضرت مولانا صاحب رضؓ نے فرمایا کاش ملاقات کے وقت معاًبیعت کرلی ہوتی اگر کرلیتے تو اب تک کچھ نہ کچھ اثر بھی دیکھ لیتے۔ اس کے باوجود صلاح یہ ٹھہری کہ کل جمعہ کی رات ہے اُس رات بیعت کریں اگلے روز نماز جمعہ ادا کریں اور ہفتہ کو قادیان سے واپس روانہ ہو جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اتفاق کیا۔ ہونے کو تو یہ پروگرام طے ہو گیا لیکن دونوں بزرگوں کے دل کو بے کلی سی لگ گئی کہ خواہ مخواہ جمعہ کی رات تک کیوں انتظار کیا جائے۔ جب اضطراب زیادہ بڑھا تو جمعہ کی رات کا انتظار کئے بغیر حضرت مولانا نورالدین صاحب رضؓ کے مشورہ سے دونوں بزرگ اسی روز یعنی ۱۱ر جنوری ۱۸۹۴ء کی شام کو بیعت سے مشرف ہوئے اور اس طرح واٰخرین منھم کے مقدس گروہ میں شمولیت کا خصوصی شرف ان کے حصہ میں آیا۔

بلند پایہ اوصاف

بیعت سے مشرف ہونے کے بعد حضرت سیٹھ صاحب مرحوم رضؓ نے جن کا ذکرِ خیر فی الوقت ہمیں مقصود ہے صدق و صفا۔ اخلاص و وفا۔ اور جاں نثاری و فدا کاری میں ایسی ترقی کی کہ گویا حضور علیہ السلام کے دل میں گھر کر لیا۔ آپ مدراس میں مقیم ہونے کے باعث بلحاظ فاصلہ جس قدر دُور تھے اپنے ان اوصافِ حمیدہ کی وجہ سے دل کے اتنے ہی قریب۔ حضورؑ نے آپ کو تاکید فرمائی ہوئی تھی کہ آپ باقاعدگی سے حضورؑ کو بذریعہ خط اپنی خیریت سے اطلاع دیتے رہا کریں۔ آپ نے حضورؑ کی اس نصیحت پر عمل کرنے میں کمال درجہ تعہد سے کام لیا اور برابر حضور اقدسؑ کی خدمت میں خطوط ارسال کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ اُدھر حضورؑ کی محبت و شفقت کا یہ حال تھا کہ نہ صرف ہر خط کا جواب ارسال فرماتے بلکہ اپنے مکتوبات میں آپ کو ایسی ایسی بیش قیمت نصائح اور حقائق و معارف سے نوازتے کہ آج بھی انہیں پڑھ کر انسان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضؓ نے "مکتوبات احمدیہ" کے نام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکتوبات کا جو سلسلہ مرتب فرمایا تھا اُس کی جلد پنجم حضور علیہ السلام کے اُن مکتوبات پر مشتمل ہے جو حضورؑ نے حضرت سیٹھ عبدالرحمان صاحب مدراسی رضؓ کے نام تحریر فرمائے۔ اس جلد میں ایسے ۹۱ مکتوب درج ہیں۔ اور ضمیمہ کی شکل میں حضرت سیٹھ صاحب رضؓ کی خود نوشت سوانح عمری بھی ساتھ منسلک ہے۔ حضور علیہ السلام کے قلبِ مطہر میں آپ کے لئے جو جگہ تھی اُس کا اندازہ ان بیش قیمت مکتوبات کے مطالعہ سے بخوبی ہو جاتا ہے۔ حضرت سیٹھ صاحب رضؓ خدمتِ اسلام اور خدمتِ سلسلہ کا بے پناہ جوش اپنے اندر رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مرکز سے بہت دور ہونے کے باوجود بھی آپ ہر خدمت بجا لانے کے لئے ہر وقت مستعد رہتے اور اسے ایک سعادت عظمیٰ تصور فرماتے۔ آپ کے ان بلند پایہ اوصاف کی وجہ سے حضورؑ آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ آپ کے ان اوصاف کی حضورؑ کے دل میں جتنی قدر تھی اور حضورؑ آپ کے ساتھ جس قدر محبت و شفقت اور لطف و عنایت کا اظہار فرماتے تھے وہ آپ کے نام حضورؑ کے گرانقدر والا ناموں کے ایک ایک فقرے ہی نہیں بلکہ ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف سے ظاہر ہے۔ بعض والا ناموں میں تو حضورؑ نے آپ کو "ہمارے بہادر پہلوان"، "سراپا محبت و اخلاص"۔ اور "محب یک رنگ" ایسے محبت بھرے جلیل القدر القابات سے یاد فرمایا ہے جو اصحاب مسیح موعودؑ میں آپ کے خاص مقام اور علوِ مرتبت پر دلالت کرتے ہیں۔

پھر حضرت سیٹھ صاحب مرحوم رضؓ اُس ابتدائی زمانہ میں جس طرح مالی قربانیوں میں پیش پیش رہے آئندہ آنے والا مورخ کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ آپ کی یہ مالی قربانیاں ہی تھیں جنہیں دیکھ کر حضورؑ نے ایک اشتہار میں آپ کو "پُر جوش محب" قرار دیا اور جماعت کے ذی مقدرت لوگوں کے لئے آپ کے ایثار کو ایک نمونہ اور مثال ٹھہرایا۔ یہ بہت بڑا اعزاز ہے جس پر آنے والی نسلیں رہتی دنیا تک فخر کرتی رہیں گی اور اس طرح عزت و احترام کے ساتھ آپ کا تذکرہ بھی ہوتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔ حضور علیہ السلام آپ کے اوصاف اور آپ کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اور وہ گروہِ مخلص جو ہماری جماعت میں سے کاروبار تجارت میں مشغول ہے اُن میں سے ایک حِبی فی اللہ سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب تاجر مدراس قابلِ تعریف ہیں اور انہوں نے بہت سے مواقع ثواب کے حاصل کئے ہیں۔ وہ اس قدر پُرجوش محبّ ہیں کہ اتنی دُور رہ کر پھر نزدیک ہیں۔ اور ہمارے سلسلہ کے لنگر خانہ کی بہت سی مدد کرتے ہیں۔ اور ان کا صدق اور ان کی مسلسل خدمات جو محبت اور اعتقاد اور یقین سے بھری ہوئی ہیں۔ تمام جماعت کے ذی مقدرت لوگوں کے لئے ایک نمونہ ہیں کیونکہ تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ وہ ایک سو روپیہ ماہواری بلاناغہ بھیجتے ہیں۔ اور آج تک کئی دفعہ پانسو روپیہ تک یکمشت محض اپنی محبت اور اخلاص کے جوش سے بھیجتے رہے ہیں۔ اور جو ایک سو روپیہ ماہواری ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔"

(الاشتہار الانصار ۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء)

حضرت سیٹھ صاحب رضؓ کی محبت اور اعتقاد اور یقین سے بھری ہوئی یہی وہ خدمات تھیں کہ حضور علیہ السلام نے ۳۱۳ اصحابہ کبار کی فہرست میں آپ کو مع اہل بیت شامل فرمایا۔ چنانچہ اس مبارک فہرست میں آپ کا نام انتیسویں ۲۹ نمبر پر درج ہے۔ پھر حضورؑ نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا ٹرسٹی بھی نامزد فرمایا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو طویل عمر سے نوازا۔ اور آپ کو خلافتِ ثانیہ کا مبارک عہد دیکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے بذریعہ تار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی اور آخر دم تک اس پر قائم رہے۔ یہاں تک کہ عہد خلافتِ ثانیہ کے اوائل میں محبت و وفائے عہد پر قائم رہتے ہوئے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس سراپا محبت و اخلاص صحابی، محب یک رنگ، پُرجوش محبّ اور بہادر پہلوان کی مقدس روح پر انوار و برکات اور افضال و انعامات کی بارش نازل فرماتا چلا جائے اور آپ کے درجات ہمیشہ ہی بلند سے بلند ہوتے رہیں۔ نیز جماعت کے ذی مقدرت احباب حضرت سیٹھ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیشہ ہی اپنے عمل سے آپ کے قائم کردہ نمونے کو زندہ و تابندہ رکھنے کا موجب بنتے چلے جائیں۔ آمین اللھم آمین۔

عملِ صالح

"قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے۔ عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرہ بھر فساد نہ ہو۔ یاد رکھو کہ انسان کے عمل پر ہمیشہ چور پڑا کرتے ہیں۔ وہ کیا ہیں۔ ریاکاری (کہ جب انسان دکھاوے کیلئے ایک عمل کرتا ہے) عُجب (کہ وہ عمل کرکے اپنے نفس میں خوش ہوتا ہے) اور قسم قسم کی بدکاریاں اور گناہ جو اُس سے صادر ہوتے ہیں۔ اُن سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم۔ عُجب۔ ریا۔ تکبر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ سمجھ لو کہ جب تک تم میں عمل صالح نہ ہو۔ صرف ماننا فائدہ نہیں کرتا۔ ایک طبیب نسخہ لکھ کر دیتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے وہ لے کر اسے پیوے اگر وہ ان دواؤں کو استعمال نہ کرے اور نسخہ لے کر رکھ چھوڑے تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خطبہ جمعہ

جھوٹ ایک کیڑا ہے جو قوم کے برگ و بار کو کھا جاتا ہے

جماعتِ احمدیہ کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ سچائی کو اپنا شعار بنائے

سچائی اختیار کرنے سے اگر شکست بھی ہو جائے تو وہ ہزار فتح سے بہتر ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹۔ مارچ ۱۹۴۶ء۔ بمقام ناصر آباد

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج میں اختصار کے ساتھ ایک تربیتی امر کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انسانی تزئین کے لئے جس حد تک اخلاق کا تعلق ہے ان میں سے

سچ سب سے بڑا حربہ

ہے۔ اگر ہماری جماعت سچ پر کاربند ہو جائے تو ہماری آواز بہت مؤثر اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں جھوٹ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ سچی بات کا تلاش کرنا محال ہو گیا ہے مجالس میں علی الاعلان جھوٹ بولا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص وہاں سچ بول دے تو ساری مجلس کی فضا بدل جاتی ہے۔ عدالتوں میں لوگ اپنی دوستی اور لالچ کی خاطر خوب جھوٹ بولتے ہیں اور ایسے طور پر بنا بنا کر جھوٹ بولتے ہیں کہ جج کو ان کے جھوٹ کا علم نہ ہو سکے اور جب عدالت سے باہر نکلتے ہیں تو اپنی چالاکی اور ہوشیاری دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جج کو یوں دھوکا دیا۔ ہم نے اس طرح بات کو بدلا کر بیان کیا۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم ایسے اچھے جھوٹے ہیں کہ ہمارے جھوٹ کا جج کو بھی پتہ نہیں لگ سکتا۔ جج عالم الغیب تو ہوتا نہیں کہ اسے گواہوں کے سچے یا جھوٹے ہونے کا علم ہو جائے۔ اس نے تو گواہوں کی شہادتوں کے مطابق ہی فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔

ایک بزرگ کے متعلق واقعہ

آتا ہے کہ انہیں اسلامی حکومت کی طرف سے ساری مملکت کا قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ یہ اتنا

بڑا عہدہ ہے کہ بعض باتوں میں بادشاہ کو بھی اس کے حکم کے ماتحت چلنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دین کے معاملہ میں جو حکم قاضی القضاۃ کی طرف سے جاری کیا جائے۔ بادشاہ پر بھی اس کی فرمانبرداری لازمی ہوتی ہے۔ اور اگر کسی شخص کو بادشاہ کے خلاف کوئی شکایت ہو تو وہ قاضی القضاۃ کے پاس اس کی شکایت کر سکتا ہے۔ اور بادشاہ کو اس کی جواب دہی کیلئے قاضی القضاۃ کے سامنے پیش ہونا پڑتا ہے چونکہ اب بے دینی عام ہو گئی ہے اس لئے اب لوگوں کو اپنے عہدوں کی ذمہ داریوں کا احساس پورے طور پر نہیں رہا۔ اور اگر کسی شخص کو کوئی دنیوی عہدہ ملے تو وہ خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا۔ اور وہ ذمہ داریاں جو اس پر اس عہدہ کی وجہ سے عاید ہوتی ہیں وہ اس کی نظر سے اوجھل رہتی ہیں اور اگر اسے وہ عہدہ نہ ملے تو تاسف اور رنج اس کی طبیعت کو ایک عرصہ تک پریشان کئے رکھتا ہے۔ جب اس بزرگ کو

قاضی القضاۃ کا عہدہ

دیا گیا تو ان کے دوست انہیں اس بات کا احساس کرانے کے لئے کہ ہم بھی آپ کی خوشی میں شامل ہیں ان کے گھر پر مبارکباد دینے کیلئے آئے۔ جب وہ ان کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ بچوں کی طرح زار و قطار رو رہے ہیں۔ ان کے دوستوں نے انہیں اس طرح روتے دیکھا تو پوچھا کہ کیا کوئی حادثہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے آپ اس طرح چیخیں مار رہے ہیں اور ساتھ ہی کہا ہم نے تو کوئی ایسا المناک واقعہ نہیں سنا ہم تو آپ کے قاضی القضاۃ ہونے کی خبر سنکر آپ کو مبارکباد دینے کے لئے آئے

ہیں۔ اپنے دوستوں کی یہ بات سنکر انہوں نے پھر زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگے یہ مبارک دینے کا موقع ہے یا افسوس کرنے کا جس کو آپ لوگ خوشی کا موقع سمجھتے ہیں۔ اسی کو تو میں رو رہا ہوں یہ

رونے کی بات نہیں

تو اور کیا ہے۔ میں عدالت میں بیٹھا ہوں گا ایک شخص مدعی ہونے کی حیثیت سے میرے سامنے آئیگا اور کہے گا کہ ایک سال ہوا مجھ سے فلاں شخص نے اتنا روپیہ قرض لیا تھا اور اب واپس نہیں دیتا اور جو شخص مدعا علیہ ہونے کی حیثیت سے میرے سامنے آئے گا وہ کہے گا میں نے تو روپیہ لیا ہی نہیں یا کہہ دے گا کہ لیا تو تھا لیکن واپس کر چکا ہوں اب مدعی کو بھی علم ہے کہ سچ کیا ہے اور مدعا علیہ کو بھی علم ہے کہ سچ کیا ہے۔ لیکن مجھ ایک تیسرے شخص کو اس بات کے لئے مقرر کیا گیا ہے کہ معلوم کروں کہ سچ کیا ہے۔ حالانکہ مجھے معلوم نہیں کہ کون جھوٹ بول رہا ہے اور کون سچ کہہ رہا ہے۔ روزانہ ایک

اندھا عدالت کی کرسی پر

اس لئے بیٹھے گا کہ وہ دو سجاکھوں کے درمیان فیصلہ کرے۔ میں روتا اس لئے ہوں کہ جو مجھ سے غلط فیصلے ہوں گے ان کے متعلق قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور کیا جواب دوں گا ہمارے زمانہ میں تو عدالتوں میں

سچ بالکل ہی مفقود ہو چکا ہے

مدعی اور مدعا علیہ دونوں خوب دل کھول کر جھوٹ بولتے ہیں اور بعض لوگ تو بغیر کسی خطرہ کے

اور بغیر کسی وجہ کے بے تحاشا جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں اور جھوٹ بولنا ان کی عادتِ ثانیہ ہو چکا ہے۔ میرے نزدیک ہماری جماعت بھی ابھی سچائی کے اس اعلیٰ مقام پر کھڑی نہیں ہوئی جس پر اسے کھڑا ہونا چاہیئے تھا۔ اور ابھی ہمارے تمام افراد میں

سو فیصدی سچ بولنے کی عادت

پیدا نہیں ہوئی۔ مومن کا کام ہے کہ جو بات اس سے پوچھی جائے اسے صاف طور پر بیان کر دے تا کہ پوچھنے والا کسی نتیجہ پر پہنچ سکے لیکن آجکل حالت یہ ہے کہ عوام کے نزدیک اس قسم کا جھوٹ جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا۔ اور سچ بولنے کی وجہ سے جو شرمندگی اور ندامت اٹھانی پڑتی ہے اس کو برداشت کرنے کے لئے لوگ تیار ہی نہیں ہوتے۔

جھوٹ بول کر سرخرو ہونے کی کوشش

کرتے ہیں۔ جس وقت تک ہماری جماعت ہر رنگ میں اچھا نمونہ قائم نہیں کرتی اس وقت تک کوئی بڑی تبدیلی پیدا کرنا ایک مشکل امر ہے اگر ہمارے کارکن سچائی کے پابند ہو جائیں تو ہمیں معاملات کی حقیقت سمجھنے میں وہ مشکلات پیش نہ آئیں جو اب ہمیں پیش آتی ہیں۔ چونکہ سچ کا قیام میرے نزدیک

نہایت ہی ضروری چیز

ہے اس لئے جہاں تک میرے ساتھ معاملہ ہے چاہے میرا کوئی بڑے سے بڑا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ اگر اس کا بھی جھوٹ ثابت ہو جائے تو میں اس کے جھوٹ کو بھی نہیں چھپاؤں گا۔ اسے کھلے بندوں اس کی غلطی کی طرف متوجہ کروں گا۔

پروگرام سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ

اوقات — **بروز جمعہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء**

۸ تا ۱۱ — بڑا گروپ (۱) پیغام رسانی کا مقابلہ۔ (۲) ۱۰۰ گز کی دوڑ۔ (۳) چپاتی دوڑ۔ (۴) تین ٹانگوں کی دوڑ (۵) مشاہدہ و معائنہ۔

چھوٹا گروپ (۱) پچاس گز کی دوڑ۔ (۲) پیغام رسانی۔ (۳) الٹی دوڑ۔ (۴) جھنڈا جھنگ۔ (۵) رسی پھلانگنا۔

دوسرا اجلاس

۲-۳۰ تا ۳-۰۰ — تلاوت قرآن کریم و نظم۔

۳-۰۰ تا ۳-۳۰ — تقریر حضرت اُم متین صاحبہ

۳-۳۰ تا ۳-۴۵ — نظم

۳-۴۵ تا ۵-۳۰ — بڑے گروپ کا تقریری مقابلہ۔ (ہر تقریر کا وقت ۵ منٹ ہوگا)

موضوع:۔ (۱) میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر۔

(۲) قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے سوانح حیات۔

بروز ہفتہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۴ء

۸-۳۰ تا ۹-۰۰ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۰۰ تا ۱۰-۰۰ — بڑے گروپ کا تلاوت کا مقابلہ (آخری پارہ میں سے)

۱۰-۰۰ تا ۱۱-۳۰ — درثمین کے اشعار میں سے مقابلہ۔ دو نظمیں رکھی گئی ہیں۔

(۱) ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے۔ (۲) جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلمان ہے۔

۱۱-۳۰ تا ۱۲-۳۰ — چھوٹے گروپ کا حفظ قرآن کا مقابلہ۔ (قرآن مجید کی آخری پانچ سورتیں)

دوسرا اجلاس

۲-۳۰ تا ۲-۴۵ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۴۵ تا ۴-۱۵ — چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ (وقت تین منٹ ہوگا)

موضوع:۔ (۱) آداب مجلس۔ (۲) احمدی بچوں کی شان۔ (۳) رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے سلوک

۴-۱۵ تا ۵-۰۰ — بڑے گروپ کا حفظ قرآن کا مقابلہ۔ (قرآن مجید کی آخری دس سورتیں)

۵-۰۰ تا ۵-۳۰ — چھوٹے گروپ کا تلاوت کا مقابلہ۔ (پہلے پارہ میں سے)

نماز مغرب و عشاء۔ کھانا۔

۸ بجے ناصرات کی نمائندگان کی میٹنگ ہوگی۔

بروز اتوار ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء

۸-۳۰ تا ۹-۰۰ — تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۰۰ تا ۹-۳۰ — امتحان دینی معلومات دونوں گروپ

۹-۳۰ تا ۱۱-۰۰ — تقسیم انعامات

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ — خطاب محترمہ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔

(جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۴ء کو عزیزہ صفیہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد ابراہیم صاحب ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ کا نکاح عزیزم چوہدری خلیل احمد صاحب ولد چوہدری علی احمد صاحب ساکن چک 67 R.B ضلع لائل پور کے ساتھ بعوض مبلغ ۱۵۰۰ روپیہ حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب پڑھا۔

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے برکت کا موجب ہو۔

(چوہدری فضل احمد آف پھیروچیچی حال ربوہ)

دعائے نعم البدل:۔ خاکسار کی بچی ایک ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۲۹/۹/۶۴ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔ (خاکسار عبد الرشید ارشد شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کوٹلی آزاد کشمیر۔

نصرت رائیٹنگ پیڈ

جس پر

الیس اللہ بکاف عبدہٗ

کا بلاک پرنٹ شدہ ہے

ملنے کا پتہ

نصرت آرٹ پریس ربوہ

قرآن مجید

عکسی قرآن، ترائلیں۔ با ترجمہ اور بلا ترجمہ

چھوٹی تقطیع سے بیکر بڑی تقطیع تک

تفسیریں، اوراد وغیرہ اور ہر قسم کی اسلامی کتابیں

مکمل فہرست مفت منگوائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ، پوسٹ بکس نمبر ۵۳۰ کراچی

ھو الشافی

تمام اعضاء رئیسہ کی تقویت کیلئے نہایت زود اثر گولیاں

جوہر مقویات

اعلیٰ درجہ کی مقوی اعصاب ہیں۔ قوائے انسانیہ پر پورا اثر کرتی ہیں۔ جدید القوام ہونیکی وجہ سے جوانوں کی طاقت اور جسم کو مضبوط بناتی ہیں گرمی اور بہت سی بیماریوں کا علاج ہیں۔ بڑھاپے کے اثر سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اعصابی کمزوری اور بادی دردوں کو فائدہ دیتی ہیں۔ قیمت ۳۰ گولیاں ۵ روپے زنانہ مردانہ علاج کیلئے حقیقت لکھ کر مشورہ مفت حاصل کریں۔

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

خوشخبری — خوشخبری

خوشخبری

بذریعہ اشتہار اطلاع دی جاتی ہے کہ ریشمی کپڑے کا ڈپو جو کہ کراچی کا کپڑا بنا ہوا ہے شہر چنیوٹ ریلوے روڈ نزد بڑا مسجد میں صرف ۱۵ دن کیلئے آیا ہے جس میں ہر قسم کا ریشمی کپڑا جو کہ بیاہ شادی کے کام آتا ہے فی گز ۲-۲۵ تا ۳ روپے فی گز کے حساب سے ملے گا۔ تشریف لاکر ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

دوکاندار شیخ منیر احمد۔ محمد ابراہیم۔ گوجرانوالہ

چندہ جات تحریک جدید کے معطی حضرات کے ناموں کی اشاعت کا مسئلہ

چونکہ اخبار الفضل چندوں کی طویل طویل فہرستوں کا متحمل نہیں ہوتا۔ آئندہ صرف ان معطی حضرات کے نام الفضل میں شائع ہوں گے۔ جنکا چندہ تینتیس روپے یا اس سے زائد رقم کا ہوگا۔ البتہ دفتر ہذا کی طرف سے یہ اہتمام انشاء اللہ تعالیٰ بدستور جاری رہیگا کہ ہر چندہ کی وصولی پر خواہ کتنی ہی قلیل رقم کا ہو شکریہ کا خط حسب سابق بھجوایا جاتا ہے۔ نیز دفتر ہذا کی طرف سے معطی حضرات کی جو فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی فہرست بابرکت میں بھی دعا کے لئے پیش کی جاتی ہے۔ اس میں بھی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ بلکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پاکیزہ دعاؤں سے قلیل سے قلیل چندہ دینے والے دوست بھی انشاء اللہ تعالیٰ بدستور مستفید ہوتے رہیں گے۔ قارئین کرام مطلع رہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی نظر میں

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور

"میں کمپنی کا مشکور ہوں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی ہمیشہ ہی تعاون کا ثبوت دیتی ہے۔"

دوست اب گوجرانوالہ۔ سرگودہا کے علاوہ۔ لاہور۔ شیخوپورہ۔ پنڈی بھٹیاں۔ شاہ کوٹ۔ لائلپور کا سفر بھی اپنی بسوں میں کر سکتے ہیں۔

برانچیں:۔ (۱) سب آفس سرگودہا ریلوے روڈ بس سٹینڈ سرگودہا۔ (۲) بکنگ آفس بس سٹینڈ گوجرانوالہ (۳) بکنگ آفس بس سٹینڈ چنیوٹ۔ (۴) بکنگ آفس بس سٹینڈ لائلپور۔ (منیجر پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ سرگودہا)

ضرورت ہے

مجھے اپنے تین بچوں کے لئے جو کہ انگریزی طرز کے سکول میں ساتویں۔ پانچویں اور چوتھی جماعت میں لاہور میں پڑھتے ہیں ایک تجربہ کار استاد یا استانی کی ضرورت ہے جو کہ گھر پر پرائیویٹ ٹیوشن پڑھا سکے۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات مجھ سے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ لاہور میں ہمارا گھر ۲۶ ملتان روڈ متصل جھلک بس سٹاپ پاکستان یوتھ ہوسٹل کے پیچھے واقع ہے۔

نوٹ:۔ اگر کوئی صاحب ربوہ سے تشریف لانا چاہیں تو ان کے لئے رہائش اور کھانے کا انتظام کر دیا جائے گا۔

میجر بشیر احمد پی۔ او۔ باکس نمبر ۲۸۶۔ نیو بلیس بلڈنگ سکوائر دی مال۔ لاہور

رحمۃ للعالمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اردو رسالہ کا انگریزی ترجمہ۔ مترجم صوفی عبد القدیر صاحب نیاز

زیر طبع — الناشر — ریویو آف ریلیجنز ربوہ

تا اسے اپنی

اصلاح کی فکر

ہو۔ اگر میں ان کے جھوٹ کو ظاہر نہ کروں تو آئندہ ایسے آدمیوں کو جھوٹ پر زیادہ جرأت ہو جاتی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جھوٹ کا کسی کو پتہ نہیں لگ سکتا۔ اگر ان کا جھوٹ ظاہر کر دیا جائے تو انہیں اپنی اصلاح کی فکر لاحق ہو جاتی ہے۔ سچائی تو انسانی اخلاق میں سے ایک بنیادی چیز ہے۔ اور جو شخص اپنے مکان کی بنیاد ہی ٹیڑھی رکھے۔ اس کی اوپر کی عمارت کیونکر سیدھی رہ سکتی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ ایک شخص کے والدین اسے بی۔اے یا ایم۔اے تک پڑھاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کا بچہ پڑھنے کے بعد تحصیلدار یا ای۔اے۔سی یا ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس یا آئی۔سی۔ایس بنے گا۔ لیکن وہ

زندگی وقف

کرکے ان تمام امیدوں کے گلے پر چھری پھیر دیتا ہے۔ اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ خواہ اسے افریقہ بھیجا جائے یا امریکہ بھیجا جائے یا جاوا سماٹرا بھیجا جائے۔ یا چین یا جاپان بھیجا جائے۔ غرض جہاں بھی اسے بھیجا جائے وہ بغیر عذر کے وہاں جائے گا۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح حکومتیں اسے تکلیف دیں گی۔ اور کس طرح اسے دوسرے لوگوں کے ہاتھوں تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ لیکن وہ ان سب باتوں کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور ان سب باتوں کے باوجود اگر اس کا قدم سچ پر نہ پڑے تو کتنی

افسوس کی بات

ہے۔ حالانکہ سچائی ایک ایسی چیز ہے جس کی امید ہم ایک عام آدمی سے بھی رکھتے ہیں۔ اور سچائی ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ تمام جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں۔ لمبے لمبے مقدمات جو مدعی اور مدعا علیہ دونوں کے مال کو گھن کی طرح کھاتے ہیں وہ بہت جلد ختم ہو سکتے ہیں۔ لیکن حالت یہ ہے کہ مدعی بھی سچ میں جھوٹ ملانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور مدعا علیہ بھی سچائی کو ایک طرف رکھتے ہوئے اپنی جان بچانے کی کوشش کرتا ہے۔

سیالکوٹ کا ایک واقعہ

ہے کہ دونوں فریقوں میں ایک جھگڑا چلا آتا تھا ایک فریق نے دوسرے کو پنچ کی دعوت دی اور انکو اپنے ہاں بلا کر ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا۔ ان قتل کرنے والوں میں سے کچھ احمدی تھے اور کچھ غیر احمدی۔ ہماری ہمدردی طبعاً مقتول کے وارثوں کے ساتھ تھی اور ہم نے ان کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن مقتول کے وارثوں نے چند ایسے آدمیوں کے نام قاتلوں میں لکھوائے جو اس واقعہ کے دن گاؤں میں ہی نہ تھے۔ یا جائے وقوعہ پر ہی نہ تھے۔

محض اور عداوت اور دشمنی

کی بنا پر ان کو اس قتل میں شریک بتایا گیا۔ جب ہم نے دیکھا کہ وہ عداوت کی وجہ سے کچھ ایسے آدمیوں کے نام قاتلوں کی فہرست میں شامل کر رہے ہیں جو بالکل بے گناہ ہیں۔ اور جو اس واقعہ کے وقت یہاں موجود ہی نہ تھے۔ اور صریح غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں تو ہماری ہمدردی ان کے ساتھ بھی نہ رہی کیونکہ اگر ایک انسان کو قتل کرنا ظلم ہے۔ تو اسی طرح ایک ایسے شخص کو جس کا اس قتل میں کوئی دخل نہیں اس پر الزام لگانا بھی تو ویسا ہی ظلم ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ لوگوں کو کیا ہوتا جا رہا ہے۔ جب کسی شخص سے اس کے

دوست کے متعلق کوئی شہادت

پوچھو تو وہ شروع کرتے ہی کہنا شروع کر دیگا کہ اصل بات یوں ہے اور پھر ادھر ادھر کی رطب و یابس یا جن کا اصل بات سے کوئی تعلق نہیں بیان کرتا چلا جائے گا۔ تاکہ قاضی کا دماغ پراگندہ ہو جائے۔ اور وہ اصل بات تک نہ پہونچ سکے۔ جب پوچھا جائے کہ فلاں شخص فلاں جگہ گیا تھا تو بجائے اس کے کہ جواب میں کہا جائے کہ ہاں گیا تھا یا نہیں گیا تھا۔ وہ اپنے دوست کو بچانے کے لئے لمبی کہانی شروع کر دے گا کہ اصل بات یوں ہے۔ اور پانچ سات منٹ تک

ایک بے معنی کہانی

سناتا چلا جائے گا تاکہ پانچ سات منٹ میں سننے والے کا دماغ پراگندہ ہو جائے اور اسے اصل بات بھول جائے۔ حالانکہ مومن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ جب اس سے کوئی بات پوچھی جائے تو وہ سیدھا سادہ جواب دیتا ہے اور حق پوشی اور دروغ گوئی کے قریب بھی نہیں جاتا۔۔۔۔

کسی انسان کے ساتھ ہمدردی تو اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب سننے والے کو یقین ہو کہ وہ شخص سچ بولنے والا ہے۔ اور واقعہ میں اس وقت کسی مصیبت میں مبتلا ہے۔ لیکن جب ایک آدمی کی

ہر بات میں جھوٹ

پایا جائے تو کسی کے دل میں اس کے لئے ہمدردی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب بھی وہ کوئی بات بیان کرے گا۔ سننے والا کہے گا۔ لگا ہے مجھے دھوکہ دینے۔ ایسے حالات پیدا کرکے وہ شخص خود اپنے آپ کو اس قابل لیتا ہے کہ اس سے ہمدردی نہ کی جائے۔

ہمارے ملک میں

ایک قصہ مشہور ہے

کہ ایک لڑکا جنگل میں جانور چرانے جایا کرتا تھا۔ ایک دن اسے یہ شرارت سوجھی کہ گاؤں کے لوگوں سے مذاق کرنا چاہیئے ایک ٹیلے پر چڑھ کر اس نے شور مچانا شروع کیا۔ شیر آیا شیر آیا دوڑیو۔ گاؤں کے لوگ اپنے کام کاج چھوڑ کر اور لٹھ لے کر دوڑے دوڑے وہاں پہونچے۔ مگر وہاں جا کر دیکھا کہ لڑکا کھڑا ہنس رہا ہے۔ اور شیر وغیرہ کا نام و نشان نہیں۔ جب انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ تو وہ کہنے لگا۔ میں تمہارے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔ لوگ غصے اور ناراضگی کا اظہار کرکے واپس آگئے لیکن چند دنوں کے بعد سچ مچ وہاں شیر آنکلا۔ لڑکے نے شور مچانا شروع کیا۔

شیر آیا شیر آیا دوڑیو

لیکن اب گاؤں کے لوگوں کی حالت بالکل اور تھی اب کنوئیں پر بیٹھا ہوا شخص حقہ پیتا جا رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا کہ ایک دفعہ تو تم نے ہم کو بے وقوف بنا لیا۔ کیا اب بھی ہم بے وقوف بن سکتے ہیں۔ ایک دانے پیسنے والا شخص دانے پیستا جا رہا تھا۔ اور ساتھ ساتھ کہتا جا رہا تھا۔ کہ ایک دفعہ تو تم نے ہمیں دھوکہ دے لیا کیا اب بھی ہم تمہارے دھوکہ میں آ سکتے ہیں۔ جب رات ہوئی تو وہ لڑکا گھر نہ پہونچا۔ گھر والوں نے تلاش شروع کی۔ آخر ایک جگہ سے اس کی ہڈیاں پڑی ہوئی ملیں۔ معلوم ہوا کہ اس دفعہ واقعہ میں شیر آیا۔ اور بوجہ امداد نہ پہونچنے کے لڑکا اس کے حملہ سے بچ نہ سکا تھا۔

پس جب

جھوٹ کا ماحول

پیدا ہو جائے تو انسان دھوکا کھا جاتا ہے۔ کہ کہیں یہ شخص مجھے فریب نہ دے رہا ہو۔ انسان کی عادت ہے کہ جب اس کے سامنے ایک کثیر تعداد جھوٹ بولنے والوں کی آئے۔ تو باقی جو سچ بولنے والے ہوں ان کے متعلق بھی اسے شبہ ہو جاتا ہے۔ کہ کہیں یہ بھی جھوٹ نہ بول رہے ہوں۔ فرض کرو میرے پاس دس آدمی آتے ہیں۔ ان میں سے پہلے نو آدمی جھوٹ بولتے ہیں اور دسواں آدمی سچ بولتا ہے۔ لیکن ان پہلے نو آدمیوں کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے میری طبیعت پر یہ اثر ہوگا کہ یہ دسواں بھی جھوٹ بول رہا ہے اور اگر دسویں آدمی کو واقعہ میں اگر کوئی تکلیف ہے بھی تو بھی میں اس کی امداد کرنے کو تیار نہیں ہوں گا۔ کیونکہ میں سمجھوں گا کہ پہلے مجھے نو آدمی مجھے بے وقوف بنانے آئے تھے۔ یہ دسواں بھی مجھے بے وقوف بنانے آیا ہے۔

پس یاد رکھو

قوموں کیلئے جھوٹ

ایک کیڑا ہے۔ جو ان کے برگ و بار کو کھا جاتا ہے۔ اور انہیں بڑھنے نہیں دیتا۔ یہاں کئی آدمیوں کے سامنے میں نے ان باتوں کا ذکر اس لئے کیا ہے۔ تا تمہیں اپنی اصلاح کی فکر ہو۔ کیونکہ میرے ذکر کرنے کی وجہ سے تم شرمندگی محسوس کرو گے۔ اور آئندہ کوشش کرو گے۔ کہ تمہیں دوبارہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ اور اگر اس دفعہ میں تمہاری چالاکی کو نظر انداز کر دیتا۔ تو آئندہ تمہیں جرأت پیدا ہوتی۔ اور تم اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوتے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جب انسان کو کسی معاملہ میں شرمندہ ہونا پڑے تو

نفس میں مقابلہ کی قوت

پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ آئندہ کے لئے اس فعل سے اجتناب کرتا ہے۔ پس میں افسروں کو اور ماتحتوں کو اور مزارعین سب کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ

سچائی کو اپنا شیوہ بنائیں

اور لوگوں کے سامنے اپنا اچھا نمونہ پیش کریں جو احمدیت کی اشاعت میں ممد ہو اور ایسا نمونہ پیش نہ کریں۔ جو احمدیت کی اشاعت میں روک بنے۔ سچائی سے اگر شکست بھی ہو تو وہ ہزار فتح سے بہتر ہے۔ اور وہ فتح جو جھوٹ سے حاصل ہو وہ ہزار شکست کے برابر ہے۔ آجکل یہ بات لوگوں کے ذہن میں عام ہے کہ اس زمانہ میں جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں یہ بات ان کی

بالکل غلط اور بے بنیاد

ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ لوگوں نے سچائی کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ اور جھوٹ کا راستہ چونکہ آسان ہے۔ اس لئے اس کی طرف مائل ہو گئے۔ اگر ہر ایک شخص عہد کرے کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گا۔ اور جھوٹ سے حرام کمائی نہیں کروں گا۔ اور جھوٹ کے تمام راستے اپنے اوپر بند رکھوں گا۔ تو وہ ضرور سچائی کے راستہ کی طرف قدم اٹھائے گا اور

سچائی کے راستہ کی تلاش

کرے گا۔ اور یہ قدرتی بات ہے کہ جب انسان کسی چیز کی جستجو کرتا ہے۔ تو وہ چیز اسے مل جاتی ہے۔ یہ کہنا کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں۔ اس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو جھوٹ بولنے پر مجبور کیا ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور :- ۵ اکتوبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اس امر کا اعادہ کیا ہے کہ مستحکم حکومت پاکستان کی سب سے بڑی ضرورت ہے کیونکہ ملک کو ترقی اور خوشحالی کی راہ پر گامزن کرنے کی یہ واحد ضمانت ہے صدر ایوب کل صبح لاہور میں تھنکرز فورم کے زیر اہتمام دانش وروں کی ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے اس جلسہ میں ہر مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے پانچ سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔

صدر ایوب نے ایک گھنٹے کی تقریر میں ملکی اور بین الاقوامی حالات پر تبصرہ کیا انہوں نے پاکستان کے سیاسی اور اقتصادی حالات میثاق استنبول کے پس منظر اور مستقبل میں افریقی اور ایشیائی اقوام کے کردار، چین امریکہ اور بعض کے تعلقات اور دولت مشترکہ کانفرنس کی کارروائی پر روشنی ڈالی۔

لاہور - ۵ اکتوبر۔ متحدہ حزب اختلاف کی صدارتی امیدوار محترمہ فاطمہ جناح نے کل شام لاہور میں موچی دروازہ کے باہر تین لاکھ افراد کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا بیس سال قبل اسی شہر میں برصغیر کے مسلمانوں نے مملکت پاکستان کا جو تصور پیش کیا تھا وہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ پاکستان کے عوام آج بھی شہری آزادی اور بنیادی حقوق سے محروم ہیں اور انھیں جمہوریت کی نعمت نصیب نہیں ہوئی — محترمہ فاطمہ جناح نے کہا کہ آج جس ترقی کے دعوے کئے جاتے ہیں اس کے آثار عوام کی زندگی میں نظر نہیں آتے۔ ترقی چند خوبصورت ... عمارتوں کی تعمیر اور کچھ خاندانوں کے تعیش کا نام ہے جنہوں نے تمام وسائل دولت پر قبضہ کر رکھا ہے اور جو آسودہ زندگی گزار رہے ہیں — محترمہ فاطمہ جناح نے کہا کہ پاکستان میرے عزیز بھائی قائداعظم محمد علی جناح کی آخری یادگار ہے اور میں اس کی آخری دم تک حفاظت کروں گی۔ انھوں نے کہا کہ مجھ پر اس ملک کو تباہ کرنے کا الزام لگایا جا رہا ہے لیکن میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

کوالالمپور - ۵ اکتوبر۔ ملائشیا کے وزیر اعظم تنکو عبدالرحمٰن نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا کے صدر سوکارنو ایک طرف تو بڑھ چڑھ کر ملائشیا کو کچل دینے کا دعوے کرتے ہیں اور دوسری طرف انھوں نے تین مرتبہ خفیہ طور پر انھیں جنگ بندی کی بات چیت شروع کرنے کی پیش کش کی ہے انھوں نے کہا کہ صدر سوکارنو کے اس اقدام کا صاف مطلب یہ ہے کہ انھوں نے ہمارے خلاف جو جنگی کارروائیاں کی ہیں ان سے نہ صرف ملائشیا کو پریشانیاں لاحق ہوئی ہیں بلکہ ان سے خود صدر سوکارنو بھی سخت مصیبت میں گرفتار ہو گئے ہیں۔

تنکو عبدالرحمٰن نے ملائشیا کے سرکاری ملازمین کی کانفرنس کے چھٹے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ انڈونیشیا نے ہمارے خلاف جو جنگی کارروائیاں شروع کی ہیں اس سے انڈونیشیا خود متعدد اقتصادی مشکلات میں گرفتار ہو گیا ہے۔

لوساکا - ۵ اکتوبر۔ گزشتہ روز ایک برطانوی باشندہ اپنے بھائی کے ساتھ مالوی میں ایک جھیل پر مچھلی کا شکار کھیلنے گیا اتفاق سے جھیل میں اس کی گھڑی گر گئی اس واقعہ کے تھوڑی دیر بعد اس کے بھائی نے ایک مچھلی شکار کی۔ جب پیٹ چاک کیا گیا تو گھڑی اس کے پیٹ میں موجود تھی۔

تریاق چشم رجسٹرڈ کی اعجازی تاثیر

میں خود بھی حیران اور نہ ہی موجد کا دعویٰ ہے مگر لوگ کہتے ہیں کہ آپ کا مرہم تریاق چشم بیس سالہ ککروں کو تین چار دن میں ختم کر دیتا ہے چوہدری نصیر احمد صاحب گوٹھ احمدیہ ضلع تھرپارکر سندھ ہمیں ڈاکٹر اور حکیم بھی بار بار اپنے دواخانہ میں مریضان چشم کے لئے منگواتے ہیں جناب ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب آف ملتان تحریر فرماتے ہیں پانچ تولہ تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں پھر سید حکیم صاحب المہدی ٹوبی ضلع مردان تحریر فرماتے ہیں چھ شیشی تریاق چشم بذریعہ وی پی ارسال فرمادیں اب آپ خود ہی غور فرمائیں کہ اس سے بڑھ کر مریضان چشم کے لئے اور کیا یقینی شہادت ہو سکتی ہے۔ تریاق چشم ایک نباتاتی مرکب ہے جو ککروں کو زائل کرتا ہے سرخی گندہ ہو یا باہر کاٹ دیتا ہے۔ زخم۔ خارش۔ دھند۔ گیہ گوہانجنی۔ روشنی میں آنکھ نہ کھلنا اور مطالعہ سے محروم رہنا سب کے لئے حد مفید ہے چالیس سال کے دوران میں آنریبل ملک اگزیکٹو صاحب اور دیگر نامور ڈاکٹروں اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ سے امتیازی سرٹیفکیٹ حاصل کر چکا ہے۔ خدمت خلق کے پیش نظر قیمت وہی ہے جو چالیس سال پہلے مقرر کی گئی تھی۔ قیمت ۵ روپے فی تولہ نوٹ :- اب کوئی صاحب بلغہ بیر پور گڑھی شاہ صاحب ضلع گجرات آرڈر نہ بھیجیں

المشتہر - مرزا محمد شریف بیگ منیجر تریاق چشم حویلی منصف نزد سول ہسپتال چنیوٹ ضلع جھنگ

قاعدہ یسرنا القرآن

وقف بنام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

یہ بابرکت قاعدہ حضرت پیر منظور محمد صاحب کی تصنیف ہے اس کے پڑھنے سے چند ماہ میں صحیح قرآن آجاتا ہے ہدیہ قاعدہ مکمل ۶۲ پیسے خورد ۲۵ پیسے چالیس جواہر پارے مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہدیہ کاغذ سفید ... کاغذ ... علاوہ ازیں سیپارے بطرز یسرنا القرآن دل نادہ طلب فرمائیں ہدیہ ...

مکتبہ یسرنا القرآن - ربوہ

حیات قمر الانبیاءؓ

حضرت مرزا بشیر احمدؓ کی سب سے پہلی مکمل سوانح عمری

آپ کے تمام تصنیفی۔ دینی اور علمی کارنامے

آپ کی ۵۰ تصنیفات کا حال آپ کی ۴۵ غیر مطبوعہ تحریریں۔ مؤلفہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی قیمت ۳ روپے

محمد احمد اکیڈمی ۔ رام گلی نمبر ۳ - لاہور

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی۔ دیار کیل۔ پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن - ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور - فون نمبر ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ نیو ریلوے روڈ لاہور ✱ لائلپور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائلپور - فون ۲۸۰۶

انگزیمیا

ایک حیرت انگیز دوا جو!

بہت سی امراض کا واحد علاج ہے

✱ یہ گولیاں معدہ کو طاقت دیتی غذا کو ہضم کرتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں۔

✱ نظام ہضم کی اصلاح کر کے پیٹ درد۔ نفخ۔ قبض۔ تبخیر معدہ اور باد گولہ کو دور کرتی ہیں

✱ ریحی عصبی عضلاتی اور مفاصل کا درد اور جسم کی عام دردوں کے لئے بہت مفید ہیں

✱ سستی اور کمزوری دور کر کے توانائی پیدا کرتی ہیں

✱ موسم سرما میں اس کا باقاعدہ استعمال سردی کے مقابلہ کی طاقت پیدا کرتا ہے۔ بوڑھوں کے لئے تو نعمت خداوندی ہے

قیمت دو روپے

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

بھیرہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم صوفی عبدالرشید صاحب

نیوز ایجنٹ بھیرہ

سے حاصل کریں۔

(مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہمیشہ!

اپنی

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے

(جنرل منیجر)

ہمدرد نسواں

(اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹/-

اور سچ کا رستہ انسان کے لئے بند کر دیا ہے یہ خیال ان کا کم فہمی کی وجہ سے ہے۔ ورنہ اللہ تعالےٰ تو رب العالمین اور ارحم الراحمین ہے۔ اس نے انسانوں کے لئے سچ کا رستہ کھلا رکھا ہے لیکن جو شخص جھوٹ کے رستے کو پسند کرتا ہے اس پر سچ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ پس یہ بالکل غلط ہے کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں۔ جو شخص سچائی سے اپنی روزی کمانے کا اللہ تعالےٰ سے عہد کرے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالےٰ اسے بھوکا رکھے۔ کیونکہ وہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق قدم اٹھاتا ہے۔ مشکلات تو ہر رستہ میں انسان کو پیش آتی رہتی ہیں۔ ہمارے سامنے اس کی مثال موجود ہے کہ انسان سچائی سے ہی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ پہلے مسلمان سچائی کا پابند ہونے کی وجہ سے دنیا بھر میں غالب آئے تھے اور ہر حکومت ان کی ناراضگی سے ڈرتی تھی لیکن

آج مسلمان دنیا بھر میں غلام

ہیں۔۔۔۔ آج مسلمان جھوٹے اور ڈرپوک ہیں۔ پہلے مسلمانوں میں بہادری تھی وہ سچ اور راستبازی اور دیانتداری کے لئے اپنی جان دے دیتے تھے لیکن ان چیزوں کو ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ جب کوئی مسلمان کہتا تھا کہ میں مر جاؤں گا تو لوگوں کو یقین ہو جاتا تھا کہ یہ واقعہ میں مر جائے گا۔ اس لئے لوگ اس کے رستہ سے ہٹ جاتے تھے اور اس کا رستہ چھوڑ دیتے تھے۔ آج ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمان کہتے ہیں کہ ہم مر جائیں گے لیکن ان کی یہ آواز کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ پس سچ سے ہی کامیابی ہے اور سچ سے ہی انسان کا رعب قائم رہتا ہے۔ اگر ہمارے افسروں اور ماتحتوں میں ہمارے مزارعوں اور کاشتکاروں میں سچائی کی وہ روح نہیں جو ہم قائم کرنا چاہتے ہیں تو میں انہیں بتا دیتا ہوں کہ ان کو ابھی

حقیقی ایمان

نصیب نہیں۔ انسان دنیا کو دھوکا دے سکتا ہے مگر خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا پس میں آج کے خطبہ میں تمام کارکنوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں اس قسم کی کمزوریاں نہیں ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کو ان سے بچنے کی توفیق دے۔

آمین

حضرت مسیح موعودؑ کے سراپا محبّت و اخلاص اور پُرجوش محبّ

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکرِ خیر

مسعود احمد خان دہلوی

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اور اُس کی اٹل تقدیر ہے کہ بالآخر احمدیت دنیا میں غالب آکر رہے گی اور روئے زمین کے تمام وہ انسان جو نیک فطرت رکھتے ہیں انجام کار احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آئے بغیر نہ رہیں گے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ؎

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کارؔ

جب انجام کار آنیوالوں کا نیک فطرت ہونا مسلّم ہے تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ جو خوش نصیب آغاز کار ہی ایمان لا کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متبعین میں شامل ہوئے انکی فطری نیکی کس بلند معیار پر پہنچی ہوئی تھی۔ یقیناً ان کی فطرت میں نیکی کا مادہ اس طرح رچا ہوا تھا کہ وہ مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہے اور اُس کی خدمت میں حاضر ہوئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے تھے۔ ایسے ہی خوش نصیب اور انتہائی طور پر نیک بخت انسانوں میں سے ایک حضرت حاجی سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا مدراسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی تھے۔ آپ نے جنوبی ہندوستان کے ایک دُور دراز گوشہ میں مقیم ہونے کے باوجود اوائل زمانہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر والہانہ لبیک کہا اور پھر محبت واخلاص اور خدمت و فدائیت کا ایسا اعلےٰ نمونہ دکھایا کہ جو آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا اور وہ آپ کی یاد پر محبت وعقیدت اور قبولیت کے پھول نچھاور کرتی رہیں گی۔ انشاء اللہ۔

بیعت سے قبل کے حالات

حضرت سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسیؓ بنگلور کے ایک نہایت متمول گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ اس خاندان کو تجارت میں بڑی دسترس حاصل تھی اور اس کے افراد بنگلور کے سرکردہ تاجروں میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت سیٹھ صاحبؓ کے والد کی بمبئی، بنگلور اور بعض اور شہروں میں دکانیں تھیں۔ ان میں سے ایک دکان مدراس میں تھی۔ بچپن ہی سے طبیعت میں نیکی کا مادہ بدرجہ اتم موجود تھا۔ بچپن کے زمانہ میں ہی علماء و صلحاء سے خاص لگاؤ تھا۔ اکثر وقت ان کی صحبت میں ہی گزرتا۔ دین کی باتیں سننے میں بڑا خاص خوشی محسوس فرماتے۔ پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرتے اور بہت خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں مانگتے۔ بچپن کا ایک واقعہ آپ کی فطری نیکی پر دلالت کرتا ہے۔ عیدین اور بعض دوسرے مواقع پر آپ کو والد صاحب اور دوسرے خاندانی بزرگوں کی طرف سے عیدی کے طور پر جو رقم ملتی تھی آپ اسے محفوظ رکھتے تھے۔ اس طرح آپ کے پاس بارہ روپے جمع ہو گئے تھے۔ آپ نے یہ رقم کھانے پینے اور شوق کی چیزیں خریدنے کی بجائے ایک خراسانی بزرگ (جو آپ پر بہت شفقت فرماتے تھے) کی خدمت میں بطور نذر پیش کر دی کیونکہ آپ کو کسی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں رقم کی اشد ضرورت ہے۔ بچپن میں ان بزرگ کی صحبت سے آپ نے بہت فیض اٹھایا۔ حقیقت یہ ہے کہ بچپن کے زمانہ میں محبتِ الٰہی کا بیج انہوں نے ہی آپ کے دل میں بویا۔ جب آپ جوان ہوئے تو والد کے انتقال کے بعد مدراس والی دکان کا انتظام آپ کے سپرد ہوا۔ آپ بنگلور سے مدراس تشریف لے آئے اور پھر تمام عمر مدراس میں ہی رہے۔

غالباً ۱۸۹۲ء کی بات ہے آپ کے چھوٹے بھائی جن کا نام محمد زکریا تھا اور جو بہت خوش شکل اور ذکی الطبع تھے شدید بیمار ہو گئے۔ آپ کو ان سے بہت محبت تھی۔ آپ ان کی عیادت کے لئے مدراس سے بنگلور آئے۔ ایک دن آپ، ان کے پاس بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ آپ کے ایک اور بھائی محمد صالح نامی ہاتھ میں ایک کتاب لئے وہاں آموجود ہوئے اور کہنے لگے کہ انہیں یہ کتاب سیالکوٹ سے غلام قادر صاحب فصیح نے بھیجی ہے اور پڑھنے اور سننے کے قابل ہے۔ یہ کہہ کر انہوں نے کتاب کو بآواز بلند پڑھنا شروع کر دیا۔ یہ کتاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "فتح اسلام" تھی جو حضور علیہ السلام کے دعویٰ مسیحیت و مہدویت پر مشتمل ہے۔ محمد صالح صاحب نے اس کے ابھی چند ورق ہی پڑھ کر سنائے تھے کہ آپ کے بیمار بھائی محمد زکریا صاحب (جو افسوس بعد ازاں جلد ہی وفات پا گئے) جوش کے ساتھ بآوازِ بلند پکار اٹھے کہ "خدا کی قسم یہ بے شک وہی ہیں اور ان کا کلام اسکی پوری پوری شہادت دے رہا ہے"! بعینہٖ یہی کیفیت حضرت سیٹھ صاحب مرحومؓ کے اپنے دل کی تھی۔ آپ نے بھی کتاب کو اوّل سے آخر تک بہت محویت کے عالم میں سُنا اور اس کا طبیعت پر عجیب اثر ہوا۔ دل نے فوراً گواہی دی کہ فی الواقعہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں اور خدا کی طرف سے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی خیال آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ انہیں آسمان سے نازل ہونا ہے، پھر حضرت مرزا صاحب مسیح کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس کے بعد آپ حضور علیہ السلام کی کتب منگوا کر پڑھتے رہے کتابوں کے مطالعہ سے شکوک و شبہات سب جاتے رہے اور صداقت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ دل میں یہ شدید خواہش پیدا ہوئی کہ خود قادیان جا کر حالات سے آگاہی حاصل کریں۔ چنانچہ اس خواہش کی تکمیل کے لئے کسی صائب الرائے ساتھی اور موقع کی تلاش میں لگے رہے۔

قبولِ احمدیت

بالآخر ۱۸۹۳ء کے اواخر میں آپ نے قادیان جانے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ انہی دنوں آپ کو پتہ چلا کہ مشہور عالم دین اور واعظ حضرت مولوی حسن علی صاحبؓ بھاگلپور سے بمبئی آئے ہوئے ہیں۔ یہ اطلاع ملتے ہی آپ بعجلت مدراس سے بنگلور ہوتے ہوئے بمبئی پہنچے اور پھر وہاں سے ان کی معیت میں قادیان روانہ ہوئے۔ آپ نے اس سفر میں معیت کے لئے حضرت مولوی صاحبؓ کو اس لئے منتخب کیا کہ وہ ۱۸۸۷ء میں قادیان جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے دعویٰ سے قبل دیکھ چکے تھے۔ آپ نے حضرت مولوی صاحب سے کہا کہ میں نے آپ کو اس لئے ساتھ لیا ہے کہ آپ حالات کو بچشم خود دیکھنے کے بعد نیک اور مناسب مشورہ دیں۔ دونوں بزرگ متعدد شہروں میں ٹھہرتے ہوئے ۲ رجنوری ۱۸۹۴ء کو قادیان پہنچے۔ پہلے حضرت مولانا نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ملے اور پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں باریابی کا شرف حاصل کیا۔ اس ملاقات کا حال حضرت سیٹھ صاحب مرحوم نے اپنی "آپ بیتی" میں خود درج فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"میری نظر چہرۂ مبارک پر پڑی میں حلفاً گزارش کرتا ہوں کہ حضور کا سراپا اُس وقت مجھے ایک نورِ مجسم

نامور خادم سلسلہ محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۶ اکتوبر (۸ بجے صبح) نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ نامور خادم سلسلہ محترم مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر انچارج شعبہ زود نویسی کل مورخہ ۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز دوشنبہ سوا چار بجے سہ پہر بعمر قریباً ۵۷ سال وفات پا گئے۔ آپ پر مورخہ ۴ اکتوبر کو پونے بارہ بجے دوپہر کے قریب دفتر میں کام کرتے ہوئے فالج کا حملہ ہوا تھا۔ بروقت اور ہر ممکن علاج معالجہ کے باوجود آپ اس سے جانبر نہ ہو سکے اور مولائے حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ آج صبح ۹ بجے کے بعد ادا کی جائے گی جس کے بعد تدفین حسب وصیت بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئے گی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی طویل عرصہ کی گرانقدر خدمات سلسلہ کے پیش نظر اور اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو آپ کی شیر خوارگی کے زمانہ میں دیکھا تھا آپ کے صحابہؓ کے قطعہ خاص میں دفن کئے جانے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

محترم مولوی صاحب مرحوم ان خوش نصیب اصحاب میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خلافت ثانیہ کے مبارک دور میں سلسلہ کی بیش بہا خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ ایک بے مثال زود نویس ہونے کے علاوہ ناشر مضمون نگار شاعر اور مؤلف و مصنف بھی تھے۔ ان سب حیثیتوں میں آپ نے بہت گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی حضرت مولوی فخر الدین صاحب آف گھوگھیاٹ ضلع سرگودہا کے فرزند تھے۔

آپ ۲۷ جنوری ۱۹۰۸ء کو پیدا ہوئے ابھی آپ مدرسہ احمدیہ قادیان کی تعلیمی جماعت میں ہی پڑھتے تھے کہ ایک روز مدرسہ سے گھر جا رہے تھے راستہ میں حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے حضرت مولانا صاحب مرحومؓ نے حسب عادت پہلے سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے آگے بڑھ کر حضرت مولانا صاحبؓ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا حضرت مولانا صاحب نے غیر معمولی طور پر جھک کر آپ کے دائیں ہاتھ کو چوما اور پھر وہاں سے تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ ایسے بلند پایہ بزرگ کا ایک نوعمر بچے کے ہاتھ کو اس طرح چومنا بلا وجہ نہ تھا۔ غالباً آپ نے اپنی خداداد بصیرت سے بھانپ لیا تھا کہ اس بچے کو آگے چل کر عظیم الشان علمی خدمات بجا لانے کا شرف ملنے والا ہے۔ (بحوالہ ماہنامہ خالد بابت نومبر ۱۹۵۳ء صفحہ ۱۶)

۱۹۲۹ء میں آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اگلے سال یعنی ۱۹۳۰ء میں آپ روزنامہ الفضل کے ادارہ میں بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ اس حیثیت میں آپ نے مسلسل پندرہ سال تک کام کیا اس عرصہ میں آپ کے بے شمار مضامین اخبار میں شائع ہوئے آپ نے ۱۹۳۱ء سے ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور تقاریر کو قلمبند کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ مضمون نگاری کے ساتھ ساتھ زود نویسی کے فن میں آپ کو کمال درجہ مہارت حاصل ہو گئی تھی، ۱۹۴۵ء میں جب زود نویسی کا علیحدہ شعبہ قائم ہوا تو اس فن میں آپ کی کمال درجہ مہارت کے پیش نظر حضور ایدہ اللہ نے آپ کو ہی اس شعبہ کا انچارج مقرر فرمایا۔ اس وقت تک آپ کو اس فن میں اتنی حیرت انگیز مہارت حاصل ہو چکی تھی کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے کام کو سراہتے ہوئے آپ کو حسب ذیل سند قبولیت سے نوازا۔ حضور نے فرمایا:-

"عملی طور پر صرف مولوی محمد یعقوب صاحب ہی اس وقت سب کام کر رہے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے قدرتی طور پر زود نویسی کا ملکہ عطا کیا ہوا ہے اور جو اکثر خطبات اور ڈائریاں وغیرہ صحیح لکھتے ہیں۔ .... ان کے لکھے ہوئے مضمون کے متعلق میرا ذہن یہ تو تسلیم کر سکتا تھا کہ کسی بات کے بیان کرنے میں مجھ سے غلطی ہو گئی ہے مگر میرا ذہن یہ تسلیم نہیں کر سکتا تھا کہ انہوں نے کسی بات کو غلط طور پر تحریر کیا ہے"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء صفحہ ۸۷)

یہ سند قبولیت محترم مولوی صاحب مرحوم کی آئندہ نسلوں کے لئے ہمیشہ باعثِ صد افتخار رہے گی۔ ۱۹۳۱ء سے جب کہ آپ نے زود نویسی کا کام شروع کیا ۱۹۶۲ء تک ۳۱ سال کے طویل عرصہ میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہزاروں پر معارف خطبات، تقاریر، ملفوظات، قرآن مجید کے درس، تفسیری نوٹس اور مجلس مشاورت کی رپورٹیں قلم بند کر کے انہیں آنے والی نسلوں کے لئے ہمیشہ ہمیش کے واسطے محفوظ کر دکھایا۔ ان دنوں آپ تفسیر کبیر کے ایک حصے کے حضور ایدہ اللہ کے قلمی نوٹس کو صاف لکھ کر کتابی شکل میں مرتب فرما رہے تھے۔ تصنیفی کام میں آپ کے شغف کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنے مفوضہ فرائض کی گہرے انہماک کے باوجود تاریخ احمدیت مؤلفہ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد کی تمام جلدوں پر ان کی اشاعت سے قبل نظر ثانی کی۔ انہی دنوں آپ تاریخ احمدیت کی زیر طبع جلد (یعنی جلد پنجم) کی بھی ساتھ کے ساتھ نظر ثانی فرما رہے تھے۔ اور وفات کے روز بھی صبح اس کا ایک غیر مطبوعہ حصہ آپ کے زیر مطالعہ تھا۔

آپ نے زود نویسی کے میدان میں اتنا عظیم الشان کام سرانجام دینے کے علاوہ بعض کتابیں بھی تالیف کیں۔ ان میں سوانح عمری حضرت مولانا عبید اللہ صاحب بسملؓ اور چشمہ عرفان بجواب تحریک قادیان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے اول الذکر تو بالاقساط الحکم میں شائع ہوئی اور موخر الذکر کتابی شکل میں زیور طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی۔ یہ کتاب بڑی تقطیع کے ساڑھے تین صد صفحات پر مشتمل ہے۔

آپ ایک عرصہ تک رسالہ مصباح کے ادارتی فرائض بھی انجام دیتے رہے۔

آپ بہت خاموش طبیعت، نہایت سادہ مزاج۔ نمازوں اور دعاؤں میں خاص شغف رکھنے والے نیک اور صالح انسان تھے۔ کتب احادیث اور سلسلہ کے لٹریچر پر آپ کو بڑا عبور حاصل تھا حوالہ جات تلاش کرنے میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔ کمزور صحت کے باوجود انتھک محنت کرنا ہمیشہ آپ کا شعار رہا حتیٰ کہ دفتر کے اندر کام میں مصروفیت کے دوران ہی آپ پر اچانک فالج کا حملہ ہوا اور آپ نے جان جان آفریں کے سپرد کر دی ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ نے تین بچیوں کے علاوہ ایک فرزند عزیز محمد داؤد متعلم بی اے (سال دوم) اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ مکرم سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ مقیم شیخوپورہ۔ مکرم ثناء اللہ صاحب (ابن مکرم سعد اللہ صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ) اور مکرم محمد ہادی صاحب مونس نامزد استاد احمدیہ سکینڈری سکول فری ٹاؤن آپ کے داماد ہیں۔

ادارہ الفضل محترم مولوی صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ۔ آپ کے فرزند صاحبزادیوں، برادران (مکرم محمد اسحٰق صاحب ہیڈ ماسٹر خیرپور ٹامیوالی ریاست بہاولپور، مکرم محمد اسمٰعیل صاحب نوق ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر، مکرم محمد ابراہیم صاحب ناصر سابق مبلغ ہنگری حال پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور مکرم محمد یوسف صاحب) ہمشیرہ (محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک نواب خان صاحب لاہور) اور جملہ دیگر متعلقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج

میں ایک تقریب

مکرم پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں مطلع فرماتے ہیں کہ جناب اسلام الدین صاحب ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کالج یونین کے زیر اہتمام مورخہ ۱۹ اکتوبر کو صبح ۸ بجے طلباء و کالج و ممبران اسٹاف سے خطاب فرمائیں گے علاقہ کے احباب بکثرت شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائیں۔

ضروری اعلان

تمام لجنات کی سالانہ رپورٹیں اور بقایا چندہ جات دس اکتوبر تک دفتر میں پہنچ جانے چاہئیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷